سوال

میں فرانس کی ایک لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن میں خود کینڈا میں رہتا ہوں، مشکل یہ درپیش ہے کہ اس کے ولی یعنی باپ اور بھائی بالکل نماز ادا نہیں کرتے، اس لیے اسے تنگی اور مشکل سے بچانے کے لیے کیا کیا جائے، اس کا صرف ایک بھائی نماز تو ادا کرتا ہے لیکن وہ اس سے چھوٹا بھی ہے اور بروقت نماز ادا نہیں کرتا، مجھے کیا کرنا چاہیے برائے مہربانی معلومات فراہم کریں، میرے خیال میں لڑکی تو اپنے دین پر بہت عمل پیدا ہے اور نیک و صالح بھی ہے ؟

جواب

الحمد للہ

اول :

نکاح صحیح ہونے کے لیے شرط ہے کہ عورت کا ولی یا اس کی جانب سے مقرر کردہ وکیل عقد نکاح کے امور سر انجام دے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2085) سنن ترمذی حدیث نمبر (1101) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1881) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں سے صحیح قرار دیا ہے

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس عورت نے بھی اپنے والی کی اجازت کے بغیر نکاح اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے اور اگر جھگڑا کریں تو جس کا ولی نہ ہو اس کا حاکم ولی ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (24417) سنن ابوداود حدیث نمبر (2083) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2709) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

دوم :

اگر عورت مسلمان ہو تو علماء کا اجماع ہے کہ اس کے ولی کا مسلمان ہونا شرط ہے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"کافر شخص کو مسلمان عورت پر کسی بھی حالت میں ولایت حاصل نہیں، اس پر علماء کا اجماع ہے جن میں امام مالک اور امام شافعی اور ابو عبید اور اصحاب الرائے شامل ہیں

اور ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ہم نے جس سے بھی علم حاصل کیا ہے ان سب کا اس پر اجماع ہے " انتھی

دیکھیں : المغنی (377/9).

سوم :

اگر تو نماز کا انکار کرتے ہوئے نماز چھوڑے تو بالاجماع کافر ہے ، اور اگر سستی و کاہلی کی بنا پر ترک کرتا ہے تو اس کے کافر ہونے میں علماء کا اختلاف پایا جاتا ہے ، اور راجح یہی ہے جس پر کتاب وسنت اور صحابہ کرام کے اقوال دلالت کرتے ہیں کہ وہ کافر ہے

اس بنا پر جو بے نماز ہے اس کا کسی مسلمان عورت کا نکاح میں ولی بننا جائز نہیں

اس لیے یہ ولایت اس سے منتقل ہو کر اس کے بعد والے ولی یعنی دادا کو مل جائیگی اور اگر دادا نہ ہو یا پھر وہ بھی ولایت کے لیے صحیح نہ ہو تو عورت کے سگے بھائی ولی ہونگے اور اگر ان میں سے چھوٹا نمازی ہو اور وہ بالغ ہو تو وہ ولی بنے گا ، وگرنہ ولایت اس کے بعد والے ولی میں منتقل ہو جائیگی یعنی بھائی کے بیٹوں اور پھر چچا اور پھر ان کے بیٹوں اور پھر شرعی قاضی اگر ہو "

اس مسئلہ میں حرج ختم کرنے کے لیے ممکن ہے کہ اس کا بھائی اس کا نکاح میں ولی بنے یا پھر وہ جس کا ولی بننا صحیح ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے اور یہ نکاح دو عادل گواہوں کی موجودگی میں ہو، تو یہ نکاح صحیح ہو گا

لیکن اس عورت کے والد کا نکاح میں ولی بن کر نکاح کرنا صحیح نہ ہو گا ، اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ اس کے ساتھ ہی کرے تا کہ مشکل ختم ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ اسے نماز کی پابندی کرنے کی دعوت دیں

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو توفیق نصیب کرے اور صحیح راہ کی راہنمائی کرے

واللہ اعلم.